

ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی!!

از۔ عمید الرحمن عثمانی

برہان، امداد اللہ ندوۃ المصنفین کی کشتی حیات کیسے کیسے طوفانوں اور کیسی کسی خوفناک موجوں سے گزر رہی ہے، اس کی ایک اہم، اندوہناک اور دل دہن کڑی وہ حادثہ فاجعہ ہے جو ۳۴ فروری کی صبح کو پیش آیا جس سے دل و دماغ کی کائنات اور ہوش و حواس کی دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا۔ برادر محترم جمیل مہدی کی وفات حسرت آیات ادارہ برہان کے لئے ایک خوفناک، لرزہ خیز اور تہلکہ انگیز واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے، حضرت ولید احمد مقرر ملت مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی کی وفات حسرت آیات کے بعد ایک شجر سایہ سے محرومی تھی، مگر زندگی کے پتے ہوئے صحرا میں ہولناک تپش اور دھوپ کی شدت کا مقابلہ کرنے کے لئے کچھ سہارے نظر آتے تھے۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی ہر پرستی مجھے ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کا حوصلہ دیتی تھی، ان کی شدید علالت اور سفر پاکستان کے موقع پر میرے بہنوئی جناب بھائی انہر صدیقی نے میرا ساتھ دیا، دست تعاون بڑھایا اور کچھ عرصہ برہان کی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے انجام دیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے بیکار دے۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے انتقال کے بعد بھائی جمیل مہدی نے برہان کی ادارت سنبھال لی تو مجھے ایک گونہ اطمینان ہو گیا تھا مگر اس زندگی میں اطمینان و سکون تو

اب مدد گمشدہ ہو کے رہ گئی ہیں بھائی جمیل مہدی بھی اس دنیا سے منہ موڑ کر چلے گئے اور
میں پھر ایک بار بے سہارا ہو کر رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہاں ہاں معفرت فرمائے اور ہم
سب لوگوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

براہ کرم دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ شانہ میری مدد فرمائیں اور میں حضرت مفتی صاحب
کی علمی یادگاروں کو یاد خزاں کے مسموم جھوٹوں سے محفوظ رکھ سکوں بلاشبہ حق تعالیٰ ہی
حافظ حقیقی ہیں وہی ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

جمیل مہدی کیا تھے اور کیا نہیں تھے یہ تو ملک بھر کے اخبارات و رسائل میں لکھا
جا چکا ہے مگر مجھے سب سے زیادہ ان کے خلوص اور بے نوشتی و بے نیازی کی
شان اور اس تعلق کا احساس بہت دلیں تک بلکہ ہمیشہ یاد رہے گا جو گذشتہ دو سال
میں مجھے ان کے اندر بدرجہ اتم نظر آیا۔ میں تمام قارئین کرام سے خصوصی درخواست
کرتا ہوں کہ براہ کرم جمیل مہدی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعائے مغفرت
فرمائیں اور ان کے پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق کی دعا کریں بشکر یہ۔ !
والسلام۔

غم آگین

عمید الرحمن عثمانی

(ڈائریکٹر ندوۃ المصنفین و برہان دہلی)

تبصرہ

باب التقریظ والانتقاد

از محمد عبداللہ طارق دہلوی رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم (عربی)

تحقیق و تعلیق: مختار احمد ندوی

سائز: ۱۵-۲۳ سم

کاغذ عمدہ - طباعت معیاری ٹائپ

منخاست: ۵۷۸ مع فہرست

جلد: فل ریجین عمدہ مضبوط

ناشر: الدار السلفیہ ۱۳- محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار بمبئی ۴۰۰۰۳

زیر تبصرہ کتاب اپنے سیٹ کی دسویں جلد ہے اور اس کے بعد بھی کام جاری ہے، الدار السلفیہ نے محترم مولانا مختار احمد ندوی صاحب کی سرکردگی میں جو عظیم منصوبہ شروع کیا تھا وہ گویا مکمل ہونے کو ہے اور اس میں شک نہیں کہ الدار السلفیہ نے جو کثیر تعداد میں بڑی چھوٹی کتابیں شائع کی ہیں ان سب سے قطع نظر یہ ایک کام بھی اس کے لئے بڑا قابل فخر کارنامہ ہے۔

ابن ابی شیبہ تیسری صدی ہجری کے شروع کے اونچے محدث اور بخاری، مسلم، ابوداؤد احمد ابی ماجہ کے اساتذہ میں ہیں، ان کی اس کتاب کے بعض اجزاء اب سے پہلے

چھپے تھے مگر پوری کتاب تحقیق و تعلیق کے ساتھ نہ چھپی تھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مصلحتاً مختار احمد ندوی صاحب کو کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ کتاب کو زندہ کر کے ناظرین کے ہاتھوں تک پہنچا دیا بلکہ تحقیق و تعلیق کر کے کتاب کو اغلاط سے بھی بڑی حد تک پاک کر دیا۔ امید ہے بقیہ جلدیں بھی جلد چھپ کر منظر عام پر آجائیں گی۔

اتنے عظیم و فترتیں پورے اہتمام کے باوجود بھی کچھ بھول چوک ہو جانا کوئی عجیب بات نہیں ہے بالخصوص جبکہ کتاب میں سندیں بھی ہیں اور متون بھی، متن کی غلطی کا پکڑنا نسبتاً آسان ہے سیاق و سباق اس میں رہنمائی کر دیتے ہیں مگر سند کی غلطیوں کا پکڑنا بہت دشوار کام ہے اس لئے کہ بقول ابوالحاق ابراہیم بن عبداللہ بخیری (م نمبر ۵۵۵ ص ۸۷) کے اس میں نہ سیاق سے کوئی رہنمائی ملتی ہے اور نہ قیاس اس میں کچھ رہبری کو ملتا ہے (المختلف والمختف ص ۲ عبدالغنی بن سعید الازدی)

چند نچے خاص طور پر ہم سند کی بعض فروگزاشتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تاکہ آئندہ ان کو درست کیا جاسکے :

(۱) صفحہ ۲۶۷ سطر ۳ میں جو سند ہے اس میں ایک نام ”ابوالعبس“ جو کتاب کے دو غلطوں میں تھا محقق نے حذف کر دیا ہے اس لئے کہ سنن ابن ماجہ میں وہ نام نہیں تھا جبکہ سند ہو بہو وہی ہے ۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ نام یہاں ہونا چاہئے اس لئے کہ ”ابوالعبس“ ”ابوالعبس“ کے استاد ہیں جیسا کہ ابن ماکولانے الاکمال میں (ج ۶ صفحہ ۸۱ - و - ۱۵۱) لکھا ہے چنانچہ ابن ماکولانے یہ سند ہو بہو اسی طرح نقل کی ہے جس طرح مصنف ابن ابی شیبہ کے علمی نسخوں میں ہے یعنی ابوالعبس اور ابوزر زوق کے درمیان ”ابوالعبس“ موجود ہے اگرچہ اختلاف کا بھی ذکر کیا ہے۔

اسی سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ماشیہ میں یہ نام ”ابوالعبس“ دال کے

بعدیاد (آخر الحروف) سے لکھا ہے صبح بار موعده سے ہے عذب تینوں مفتوح ہیں اور بار مشدودہ ہے۔

سنی ابن ماجہ کی سند میں یہ نام نہ ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے نسخوں میں اختلاف ہے۔ حاشیہ پر ایک نسخے میں اس نام کی موجودگی کا بھی اشارہ دیا گیا ہے۔

(۲) صفحہ ۳۰۵ پر سطر ۳ اور سطر ۴ میں ”جھل“ ہے جو طبقات ابن سعد سے لیا گیا ہے قلمی نسخوں میں جمیل (ج م ی ل) تھا۔ اور اتفاق سے یہی جمیل جیم میم اور یار سے اصابع (ج ۲ ص ۱۱۷) میں ہے اور ابن ابی سنیہ کی اسی روایت نمبر ۹۵۱۵ کا حوالہ دیا ہے جہاں درست جھیل ہے (ج ۵ ص ۱) جیسا کہ تاریخ کبیر، بخاری (جلد ۲ قسم ۱ صفحہ ۳۷۴) اور ثقات ابن حبان (ج ۳ ص ۳۲۳) میں ہے طبقات ابن سعد سے جو نقل ہوا ہے اس میں یار مشاقہ تخیل کے بجائے موعده آگئی ہے یہ بھی غلط ہے۔

(۳) صفحہ ۳۲۲ سطر ۱۰-۱۱ میں چھپا ہے: أخبرنا حصین عن ابی الیقظان حصین بن یزید الثعلبی۔ اس کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ ابوالیقظان کا نام حصین بن یزید ہے حالانکہ ایسا نہیں محقق نے لکھا ہے کہ اس کا نام عثمان بن عمر ہے اس لئے انہوں نے حاشیہ میں ”کذا“ لکھ کر اپنی بے اطمینانی کا اظہار تو کر دیا ہے مگر اس عقدے کا حل نہ کر سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہاں ابوالیقظان کے بعد ”عن“ چھوٹ گیا ہے یعنی ابوالیقظان نے حصین بن یزید الثعلبی سے روایت لی ہے چنانچہ امام بخاری نے تاریخ کبیر (ج ۲ ق ۱ ص ۴) میں بعینہ یہی روایت اسی سند سے بیان کی ہے وہاں یہ ”عن“ موجود ہے اور ابن حبان نے الثقات (ج ۳ ص ۱۵۸) میں لکھا ہے کہ حصین بن یزید ثعلبی حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور حصین سے ابوالیقظان روایت کرتے ہیں۔

(۴) صفحہ ۳۲۳ حدیث نمبر ۹۶۱۳ ... عن الجویری عن ابی الودد عن ابن اجداد